بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع منشی نولکشور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَمْدًا لِمَنْ أَوْدَعَ الْإِنْبِسَاطَ فِي الشِّعْرِ مِنْ بَيْنِ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ جَعَلَ حَسَنَهٗ حَسَنًا وَقَبِيْحَهٗ قَبِيْحًا لِلْاَنَامِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْكِرَامِ وَاَصْحَابِهِ الْعِظَامِ ٭

امابعد یہ دُرثمین کلام متین منعقد ہے بدرر غرر تعریف و بیان جواز و عدم جواز شعر و شاعری بین دستیاب ہوا ہے بحر مواج کلام رب المشرقین سے منور بمشکوٰۃ مصابیح اقوال رسول الثقلین و در درخشندہ و آب یافتہ منہل ینابیع اشارات حضرات مقبول خالق الکونین موسوم بہ مؤید الشعرا و ملقب بہ عقد الجواہر المکنون لعنق الکلام الموزون تحسین غواصی شناور بحور تفحص و تحقیق آور جانکنی و جگر خراشی معدن تجسس و تدقیق و بہ تزئین تنظیم و تصنیف

بندۂ نیاز اگندہ عابر معبر ہستی مقیم مقام نیستی کج مج زبان ژولیدہ بیان
المتمسک بعنایت اللہ الصمد ابو عبد العزیز المدعو بہ سید منظور احمد غفرہ
الاحد وصانہ عن السجن والحسد ابن مقبول بارگاہ الٰہی مولوی ابو عبد اللہ محمد بدر علی
خلف سید غلام حسین نور اللہ مرقدہما وبرد اللہ مضطجعہما رضوی نسباً
مدنی المشہدی اصلاً والصمدنی الفرخ ابادی وطناً الحنفی مذہباً
والمجددی النقشبندی مشرباً معسکر انبالہ حرسہا اللہ عن المکارہ مین تاریخ
تیرہوین شہر ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ بارہ سو ستر ہجری النبوی کو اور مکلل و مرصع کیا ہے
اسکو بترصیع ایک یاقوت تمہید اور دو جواہر کیفیت اور ایک در یتیم خاتمہ کلام کے
رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ **یاقوت تمہید**

ضمائر قدسی ذخائر مبصران احجار پر انوار دانشوری اور معرفان جواہر زواہر
سخن پروری وانصاف گستری اور سالکان منہج قویمہ شریعت مصطفوی اور
متبعان با علم والقان احکام نبوی پر مبرہن ومشہود ہو کہ معنی شعر کے لغت
مین بکسر اول دانائی وزیرکی اور شاعر بمعنی دانا وزیرک کے ہین اور اصطلاح
مین کہتے ہین اوس کلام موزون مقفٰی متناسب الالفاظ کو کہ قائل نے جسکو
بقصد موزونیت کہا ہو اور جو بدون قصد صادر ہو وہ شعر نہین اور رسالہ
ترجمہ حدائق البلاغت مین لکھا ہے کہ اگرچہ قصد بھی داخل صدق شعر ہے
مگر وجود شعر مین دخل نہین کیونکہ جو شعر بلا قصد کہی جاوے وہ باطل نہین ہے

بلکہ اوسکو فی البدیہہ کہتے ہین تنبیہ جو کچھ قرآن وحدیث مین موزون واقع ہوا وہ شعر
نہین کیونکہ وزن قصدی وسمین نہین جیسا کہ بحر رمل مسدس محذوف فاعلاتن
فاعلاتن فاعلان آیہ لَن تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنفِقُوا اور اسی بحر و وزن مین آیہ
ثُمَّ اَقرَرتُم وَاَنتُم تَشهَدُونَ و آیہ ثُمَّ اَنتُم هٰؤُلَاءِ تَقتُلُونَ اور آیہ اِنَّا اَعطَینٰکَ
الکَوثَر بحر متقارب ومتدارک مین اور بعضے ارکان مخبون کہ فعلن بکسر عین
اور بعضے مقطوع یعنے فعلن بسکون عین اور کبھی رکن آخر ثلم بدل فعولن سے
کہ فعلان ہوتا ہے اور بروزن رباعی اخرب مکفوف مفعول مفاعیل مفاعیلن
فاع لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور بحر سریع مطوی موقوف مین بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ
الرَّحِیم بروزن مفعولن مفعولن فاعلان لیکن اطلاق شعر کا اسپر نہین ہے اور
شعر کو بیت بھی کہتے ہین اور وہ مراد ہے دو مصرعے سے کہ متساوی الوزن اور
مقفی و باہمدیگر لفظ ومعنی مین چسپان ہو پس بیان جواز وعدم جواز شعر گوئی مین اختلاف
ہے بعض شعر کو مطلق حرام کہتے ہین اور آیہ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الغَاوُونَ
اور حدیث الشعر من مزامیر ابلیس کو سند حرمت وممانعت مین لاتے ہین
اور یہ تعصب باوجودیکہ ہے کہ بعد نزول اس کریمہ کے صلحا و اولیاء اللہ
مائل شعر گوئی ہوئے ہین اور بعض شعر کو مطلق جائز کہکر سند جواز مین حدیث
الشُّعَرَاءُ تَلَامِیذُ الرَّحمٰن اور عَلِّمُوا صِبیَانَکُمُ الشِّعرَ فَاِنَّهُ یُورِثُ
الشَّجَاعَة اور قول مولانا ے عطار شعر شاعری جزویست از پیغمبری

جاہلانش کفر خوانند از خری ✤ کو لاکر مستحب کہتے ہین غرض کہ دونون فرقہ نے
بیمائش راہ طغیانی مین بجز انگشت نمائی زید و عمرو کے تفحص قول انصاف سے کچھ
بہرہ نپایا پس یہ ننگ کونین حماہ اللہ عن الآفات و الثّین قول تحقیق و انصاف کو
جو فارق و فاصل ما بین حق و باطل ہو بہ سطر حیر بیان کرتا ہے کہ اہل سخن یعنے
شاعر دو قسم پر ہین ایک محمود ثانی مذموم **محمود** وہ شاعر ہے جو شعر اللہ و رسول
کی حمد و نعت یا مشرکون سے کے جواب یا ہجو مذہب باطل یا محتوی زہد و آداب
و مکارم اخلاق و نصائح مین کہتے ہون اور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے
کلام ہدایت انجام مین شعر محمود کو تعبیر بلفظ حسن کے ہے **مذموم** وہ شاعر
جو اپنی طبیعت کو مثل ہزالان یاوہ گو اور ظریفان بدخو کے ہمیشہ ہجو و ہزل گوئی
مین مصروف رکھین اور کلام اونکا باعث رنج طبائع اور مخبر بفسق و زنا اور بیان وضع
و خال و خط عورت اور امرد زندہ و معین اور ہجو زاہد و واعظ و سبحہ و شملہ و عمامہ و
وصف شراب سے کے ہو کلام مین حضرت جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم سے
مذموم بلفظ قبیح مستعمل ہے خواجہ نظامی کے شعر مین حال دونو فریق کا معلوم
ہوتا ہے **نظامی** بلبل عرش اند سخن پروران ✤ باز چہ مانند باین دیگران ✤
مصرع اول مین گروہ اول اور ثانی مین فریق ثانی لہذا فقیر مولف غفر ذنوبہ بعد
اس تمہید کے حال دونو قسم کے شعر او شعر کا دو فصلو نمین بیان کرتا ہے و باللہ التوفیق

جواہر اول بہ شعاع کیفیت و کمیت شعر آگے شعر مذموم در تیغ

انیسویں سیپارہ مین سورہ شعرا کے آخر خدا تعالی فرماتا ہے وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ
ترجمہ اور شاعرونکی بات پر چلے وہی جو بے راہ ہین تو نے نہین دیکھا کہ وہ ہر
میدان مین سر مارتے پھرتے ہین اور یہ کہ وہ کہتے ہین جو نہین کرتے کذا فی
موضح القرآن تفسیر حسینی مین مرقوم ہے کہ شعراء غاوی سے مراد شعراء مشرکین
جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسافع اور امیہ ثقفی سے ہے کہ سفہای عرب اونکی
پیروی کرتے تھے اور تفسیر علم الہدی سے منقول ہے کہ ان شاعرون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی مذمت مین شعر لکھی تھین کہ جنکو مشرکین
یاد کرکے پڑھا کرتے تھے کہ یہ آیت الم تر تا آخر اونکی شان مین نازل ہوئی ہے
کہ آیہ فی کل واد یہیمون یعنے ہر وادی مین فنون کلام سے سرگردان
ہوتے ہین جیسا کہ تسبیب[1] و تشبیب[2] اور ہزل و مطائبہ و طعن کرنا لوگون کے
حسب و نسب مین اور مدح اونکی جو قابل مدح نہین اور ہجو اونکی جو قابل ہجو نہین اور مدح
و ذم مین مبالغہ و افراط کرنا تفسیر حسینی مین ہے کہ آیہ وانہم یقولون ما لا یفعلون
سے مراد یہ ہے کہ فسق ناکردہ کی اپنے اوپر گواہی دیتے اور پیغامہاے ناگزاردہ
نظم مین لاتے ہین اور جو کوئی تلاش اشعار اہل جاہلیت مین کرے بہت سے
ایسے مقولون پر مطلع ہو اس سے صریح معلوم ہوا کہ اشعار مشعر مضامین
فسق کہ وہ پیغام نادادہ جانب عاشق و معشوق کہنا ناجائز و ممنوع ہین

[1] تسبیب بمعنے تشبیب نزد شاعران
[2] تشبیب بمعنے ذکر زنان و بیان عشق و صفت حسن ...

موضح القرآن مین ہے کہ کافر پیغمبر کو کبھی کاہن بتاتے کبھی شاعر سو فرمایا کہ شاعر کی بات
سے کسیکو ہدایت نہین ہوتی اوسکی صحبت مین ہزارون خلق نیکی پر آتی ہی صحیح بخاری اور
صحیح مسلم مین بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لَاَنْ یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا یَّرِیْهِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا
یعنے ہر آئینہ پر ہونا شکم مرد کا ریم سے جو فاسد کرے اوسکے پیٹ کو بہتر ہے
اس سے کہ شعر سے پر ہو یعنے جسکا مشغلہ بالکل شعر ہی ہو اسطرح پر کہ قرآن
و ذکر خدا و علوم شرعیہ سے باز رکھے پس مراد شعر زور سے ہے کہ مشتمل ہو
فحش اور کفر و معانی ناشائستہ پر کذا قال الشیخ صحیح مسلم مین ہے کہ کہا حضرت
ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہ ہم ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مقام عرج مین سیر کرتے تھے کہ ناگاہ ایک شاعر شعر پڑہتا ہوا آیا پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُذُوا الشَّیْطَانَ اَوْ اَمْسِکُوا الشَّیْطَانَ لَاَنْ
یَّمْتَلِیَ جَوْفُ رَجُلٍ قَیْحًا خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمْتَلِیَ شِعْرًا یعنے پکڑو تم اس شیطان کو
یا فرمایا نگاہ رکھو اور نہ چھوڑو اس شیطان کو کہ چلا جاوے کیونکہ ریم سے پر ہونا
شکم مرد کا بہتر ہے اس سے کہ پیٹ اوسکا شعر سے پر ہو یعنے جب آنحضرت
صلی اللہ وسلم نے اوسکو ملاحظہ فرمایا کہ شعر پڑھتا ہوا بیباک و بیحیا با چلا جاتا ہے
اور التفات جانب مسلمانون کے نہین کرتا ہے تب آپنے معلوم فرمایا کہ یہ شخص
شعر پر حریص و مبتلا ہے اور سخت بے ادب و بیحیا ہے پس اس سبب سے اوسکو

شیطان کرکے پکارا کیونکہ وہ دور قرب بساط عنایت اور مردود بارگاہ رحمت سے ہے
اور شعر کی مذمت و برائی فرمائی کہ جسپر مغرور و مبتلا ہے رُوِيَ فِي الصِّحَاحِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّعْرُ مِنْ مَزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ یعنے شعر باجون ابلیس سے ہے
یعنے جو شعرین مشعر مدح و بیان فسق و فجور اور شراب و سرود کے ہین مزامیر شیطان
سے ہین اور فرمایا اَلشُّعَرَاءُ كَذَّابٌ یعنے شاعر اکثر کاذب ہین یہ شان مین
اون شعرا کی فرمایا جو ایام جہالت مین شعر و سخن تعریف لات و منات مین کہکر اونکی
خدائی پر خود اقرار کرتے اور کرولتے اور ذکر انبیا علیہم السلام کا بالوہیت یا بکہانت
وسحر کے کرتے تھے مسلم نے عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ یعنے ہلاک ہوے
وہ لوگ جو بناوٹ سے باتین کرتے ہین یعنے ہلاک و تباہ ہوے تعمق و غلو و
تصنع اور مبالغہ کرنے والے شعر و سخن مین راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس کلمہ کو تین بار فرمایا تنطع کے معنی ہین تالو سے بات کہنا پس
مراد ہے زبان اور تالو سے بنا بنا کے باتین کرنا اور عبارت آرائی بطریق ریا کے
کرنا چنانچہ شیخ علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات مین لکھا ہے کہ تنطع سے اس جگہ مراد ہے
تکلف کرنا سخن مین اور مقید ہونا عبارت آرائی اور الفاظ پرستی کا بطریق ریا اور بناوٹ
خوش آمد تو سنکے اور دام مین لانا اونکا بے رعایت معنی و ملاحظہ حق و رعایت
نفس الامر کے طیبی نے کہا کہ اس حدیث مین مراد ہے غلو کرنیوالون و رہنسنے والو

كلام لاطائل وبیہودہ مین اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابی ثعلبہ خشنی سے
اور ابو عیسی ترمذی نے جابر رضی اللہ عنہما سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا وَاِنَّ اَبْغَضَکُمْ
اِلَیَّ وَاَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَسَاوِیْکُمْ اَخْلَاقًا اَلثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَیْهِقُوْنَ
یعنے اے مسلمانو بالتحقیق دوست نہایت تم مین کا پاس میرے اور نزدیک نہایت مجھسے
روز قیامت مین وہ شخص ہے جو تم مین سے از روے اخلاق کے نہایت نیک ہے
اور ہر آئینہ دشمن نہایت پاس میرے اور دور بہت تم مین کا مجھسے وہ شخص ہے جو
نہایت بد از روے اخلاق کے ہے ایسے کہ بہت تکلف کرنیوالے سخن مین اور بناوٹ
کرنیوالے اور سخن فراخ کہنے والے ہین اور بعض روایت ترمذی مین آیا ہے کہ پوچھا
صحابہ نے یا رسول اللہ ہر آئینہ ہم جانتے ہین معنی ثرثارون المتشدقون کے اور
نہین ہم جانتے ہین معنی متفیہقون کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
متفیہقون کے معنی متکبرون کے ہین چونکہ توسیع اور تصنع کلام مین تکبر اور تعظم سے
ہوا کرتی ہے لہذا جناب رسالت مآب نے لفظ متکبرون سے تعبیر دی آن دونو
حدیثون سے یہ معلوم ہوا کہ جو شعرین مشعر مبالغہ تامہ وتکلف بلیغہ وکذب لا انتہائیہ
کے شعرا کہتے ہین وہ سخت ممنوع اور داخل دعاے بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین ہین چنانچہ شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تشدق کلام مین
اور تکلف سجع وفصاحت مین کرنا بناوٹ سے مقدمات بیہودہ اور حرفات مین

مکروہ و مذموم ہے لیکن جو کچھہ واعظ و خطیب بہ نیت صحیح واسطے تاثیر قلوب اتلبین
و ترقیق دلوں کے کہین مکروہ نہین ترمذی نے ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ
فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا اور نارسائی اور بستگی و عجز شعر و سخن مین
دو شاخین ایمان کی ہین اور فحش کلام و شعر مین اور بیہودہ گوئی اور تکلف و مبالغہ
سخن مین دو شاخین ہین نفاق کی تشریح پس اب شعر مذموم و قبیح کی تعریف اور
قباحت و مذمت حسب تحریر صدر بخوبی معلوم ہو چکی لہذا یہ اعتراض وارد ہوتا ہے
کہ اکثر اولیاء اللہ شعرا نے مثل خواجہ حافظ و مولانا نظامی و مولوی معنوی و شیخ عطار
و مولوی جامی وغیرہم رحمہم اللہ مدح شراب و سراپاے معشوق و سرود کی اپنے شعرون
کی اور مضامین نہایت مکلف و مصنع لائے اور بیان اونکا بتکلف تمام کیا ہے
پس یہ مخادیم کرام معاذ اللہ حسب تعریف مبینہ صدر شعراے مذموم و قبیح مین ہوے
اور یہ کلمہ کمال بے ادبی و طغیانی کا ہے واسطے دفع شکوک طالبین کے رفع
اعتراض بہ بیان بایستہ و جواب شائستہ کے کیا جاتا ہے اول یہ ہے کہ عینی
شرح کنز الدقائق مین مرقوم ہے کہ اگر شعر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مانند بیان سراپا
و خال و خط مرد یا عورت حسینہ معینہ کے کہ وہ زندہ اور موجود ہو پس بنانا اور پڑھنا
اوسکا دونو حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا میت معین کا ہو تو مضائقہ
نہین پس اشعار مین ان بزرگون نے کسی عورت یا امرد معین موجود کا ذکر نہین کیا
یا تو ذکر غیر معین موجود کا کیا یا میت معین مانند لیلی و مجنون و شیرین و فرہاد کا تذکرہ لکھا

اور ایسے ذکر کا لکھنا لا باس بہ ہے **جواب ثانی** یہ بزرگ علیہم الرحمۃ ایسے صاحب
تصوف اور مدہوش بیاد الٰہی تھے کہ جس سے کیفیت مجذوبانہ و مجنونانہ اونکو حاصل
تھی اور اوسی فرط جوش محبت مین اونھون نے اپنے معشوق حقیقی خداوند تعالی کو محبوبان
ظاہری سے مشابہت دی ہلالی ای نور خدا در نظر از روی تو مارا * بگذار که در
روی تو بینیم خدا را * شعر پردے اوٹھ جائین جب جدائی کے * حال اودم
کھلین خدائی کے * اور اونکو بسبب دکمال معرفت و تشتت جذبہ حقیقت کے
تمیز عاشق و معشوق کی نرہی اور دریاے عرفان و حقیقت مین ایسے مستغرق
ہوگئے کہ بے اختیار ایسے کلمات اونسے سرزد ہوئے اور صدور ایسے کلمات کا
اونسے محض عارفانہ و حقانہ بدون ریا و اسباب ظاہری بتقاضاے جذبۂ
کاملہ کے ہے اور شراب سے اونکے کلام مین مراد عشق و محبت او تعالی سے ہے
دیکھو سکندر نامہ مین خواجہ نظامی نے جا بجا تذکرہ شراب و ساقی کا کیا بلکہ ہر ایک
داستان کے اخیر مین ساقی نامہ لکھا چنانچہ یہ شعر ہین **مثنوی** بیا ساقی آن ارغوانی
شراب * بمن ده که تا مست گردم خراب * **مثنوی** بیا ساقی از می مرا مست کن *
بہت سی لکھی ہین لہذا اس سے لازم یہ نہین آتا کہ معاذ اللہ ایسے تھے بلکہ خواجہ نے
خود فرما دیا **مثنوی** چه پنداری اے خضر فرخنده پے * که از می مرا هست مقصود
می * ازان می همه بیخودی خواستم * وزان بیخودی مجلس آراستم * مرا ساقی
از وعده ایزدیست * صبوح از خرابی می از بیخودیست * وگرنه بایزد که تا بوده ام *

بی وامن لب نیالوده ام * گر ازمی شدم ہرگز آلوده کام * حلال خدا بر نظامی حرام *
بیا ساقی از سر بنہ خواب را * می ناب ده عاشق ناب را * می کوچو آب زلال آمده ست *
بہر چار مذہب حلال آمده ست * نہ آن می که آمد بمذہب حرام * می کاصل مذہب بدوشد تمام

جواب ثالث یہ مخدوم اہل تھے کہ جنکی نسبت علمانے ایسی باتین لاباس بہ لکھی ہین
اور اہل وہ ہے کہ جسکا دل زندہ ہوا ور نفس مردہ ور صاحب ہوا نہوا ور اوسکو خلاف
حق کی طرف نہ پھیرے اور ریا وسمعہ نہو جیسا کہ تفسیر آیات احکام کی کتاب الکراہتہ مین اسکا
مذکور ہے حکایت اورنگ زیب عالمگیر متشرع نے اوائل ایام سلطنت مین حکم دیا تھا
کہ دیوان خواجہ حافظ کو لوگ اپنے کتب خانہ سے نکالڈالین اور معلم ممالک محروسہ
لڑکونکو نہ پڑھاوین مگر دیوان موصوف مطالعہ مین عارف باللہ مقبول بارگاہ خالق
میرزا یوسف بیگ شائق کے رہتا تھا اور کبھی بادشاہ نے اعتراض نکیا جب بعض
مقربان بارگاہ شاہی نے رازاسکا پوچھا فرمایا کہ لوگونکو قدرت تفہیم اشارات ان کلمات
کی نہین ہے لہذا بوجہ غلط فہمی و کم مایگی عقل کے مبادا عامۂ خلائق ارباب غفلت
ظاہر عبارت پر اعتماد کرکے ورطۂ بیباکی اور عصیان مین غرق نہو جاوین اور
واسطے شرب خمر و شاہد پرستی کے دست آویز پکڑ کر وادیہ خذلان مین منہمک نہو جاوین
مصرع ازنور کجا بہرہ برد دیدۂ اعمی * ظہر من الشمس ہے کہ کوئی شاعر ربع مسکون کا
بلکہ اکثر اولیاء اللہ جو بسبب موزونی طبع شعر کیطرف میل رکھتے ہین الاماشاء اللہ
تعریف شاہد و شراب سے خالی نہ تھا اور بتائید اسکے دلیل بہتر قصیدۂ قطب ربانی

محبوب سبحانی غوث الصمدانی حضرت شیخ عبد القادر محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ
مشعر تذکرہ شاہد و شراب کے ہے پائی نہین جاتی مطلع اوسکا یہ ہے مطلع
سقانی الحب کاسات الوصال + فقلت لخمرتی نحوی تعال +
یعنے پلائے مجکو محبت نے پیالے وصال مطلوب حقیقی کے پس کہا مینے شراب
اپنی سے کہ مراد مستی شوق بے زوال سے ہے طرف میرے آ اور روز افزون ہو
اور قصیدہ دوسرا خمریہ فارضیہ تصنیف ابو حفص عمر علی السعیدی المعروف بابن الفارض
اور شرح مولوی جامی موسوم بہ لوامع پاس ارباب فضل وکمال کے مشہور ہے
کذا ذکر فی مراۃ الخیال مگر نسبت اون شعر کے کہ جنکی غرض محض ریا اور سمعہ اور
اظہار تفاخر وتصنع وصفات وشہرت سے ہے کسی حالت مین اسطرح کے شعر
کہنے کی اجازت نہین بلکہ ممنوع وحرام اور یہ اشعار منجر بفسق ہین کیونکہ اونکے اشعار
مصدق مضمون الشعر فسوق من الزنا ہین اور اونکو زنان فاسقہ ورقاصہ
یاد کرکے گاتین اور خلائق کو دام شیطان مین پہنساتین اور زر نقد قلوب مطلوبان
خود کو چوراتین ہین پس تحریر ایسے اشعار سے احتراز کلی واجب مرجان جلوہ بخش
عقد گلوی شاہد باد خالق کبریا مُصدِّق مضمون وسقٰهُم
ربُّهم شرابًا طهورًا شرح لفظ شراب کی حسب مذاق اہل تصوف واسطے سرخوشان
صہبائے جذبہ عشق ایزدی کے لکھی جاتی ہے منکشف ہو کہ عشق اور محبت کو
شراب ظاہری سے مشابہت کامل ہے بدین نظر عرب وعجم وہند مین الفاظ

مقابل اونکے موضوع ہوئے ہین جیساکہ عشق اور محبت کو راح اور مدام اور صبوح
اور مے سے تعبیر کرتے ہین اور بوجوہ متعددہ یہ مشابہت ثبوت کو پہونچی ہے
وجہ اول یہ کہ جسطرح پر شراب مقام اصلی اپنے مین کہ جوف خم ہے بواسطہ قوت جوشش
اور شدت غلیان بدون محرک شے خارجی کے جانب ظہور و اعلان میل کرتی ہے
اسیطرح راز محبت کا کہ کوچہ تنگناے سینہ عشاق و سویداے دل ہر مشتاق مین
پوشیدہ ہے بسبب غلبہ و استیلا باوجود نہونے باعث خارجی کے مقتضی انکشاف
اور متقاضی ظہور ہے **وجہ دوم** جیساکہ اثر شراب کا سب اعضا اور رگ و پٹھے مین
جاری اور مؤثر رہتا ہے ایسی حکم شراب محبت کا سب مشاعر و قواے صاحب
اوسکے مین جاری ہے ایک بال بھی اوسکے بدن پر مبتلا ہونے محبت سے
نہین بچتا ہے اور ایک رگ بھی بے اقتضاے موت کے نہین کودتی **قطعہ**
فصاد بقصد آنکہ برآرد خون * شد تیز کہ نشتری زند بر مجنون * مجنون بگریست گفت از این
میترسم * کاید بدل خون غم لیلی بیرون * **وجہ سوم** جسطرح پر کہ شراب کی بذاتہ [illegible]
صورت خاص مین نہین بلکہ صورتین اوسکی موافق صورتون ظرف کے ہین جیسے [illegible]
خم مین بشکل تدویر خم اور سبو مین بصورت تجویف سبو اور پیمانہ مین بہیئت درون
پیمانہ ایسی محبت کہ ایک حقیقت ہے مطلق ظہور اوسکا ارباب محبت مین بحسب
ظروف قابلیت و استعداد کے ہے بعض مین بصورت محبت ذاتی اور بعض مین
بصورت محبت اسمائی و صفاتی و علی اختلاف مراتبہا **قطعہ** عشق ار چہ بسوی ہر شی

آہنگ ست ٭ باہیچ کشش نہ آشتی نہ جنگ ست ٭ پس بے رنگ ست بادہ عشق درو ٭ این رنگ ز شیشہ ہاے رنگارنگ ست شعر کہین مے ہے کہین سرور ہے یہ ٭ کہین شیشہ کیطرح چور ہے یہ ٭ کہین جام شراب ہوتا ہے ٭ کہین جلکر کباب ہوتا ہے ٭

حکایت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے معنی محبت اور عشق کے پوچھے آپ نے جواب دیا کہ یہ ایک نشہ ہے جو پیالہ دوستی سے پیا جاتا ہے پس جو شخص اوسکو پیتا ہے اوسپر آبادی زمین خدا تعالی کی بسبب معرفت تنگ ہوجاتی ہے اور اوسکی عظمت مین دیوانہ اور اوسکی قدرت دیکھکر متحیر رہ جاتا ہے پھر شبلی نے اوسکی محبت کا پیالہ دریاے عشق سے پیکر اور لذائذ اسرار الہی سے متلذذ ہوکر یہ شعر پڑھی **شعر** ذکر المحبۃ یا مولای اسکرنی ٭ فہل رایت المحبا غیر سکران ٭ **قطعہ** ذکر حب و عشق نے مولا سے من ٭ کردیا مست و خراب و بیوطن ٭ تو نے دیکھا ہے کسی عشاق کو ٭ ہو وہی نشہ کا نہ جسکے روح و تن ٭ بخیال اختصار کے طول ندیا اگر ضرورت ہو تو رسالہ صہباے عشق و زاد السالکین شرح مصطلحات صوفیہ کرام اور رسالہ فیض احمدین کہ مصنفات فقیر ہیچمیرز سے ہین شائق صادق دیکھ لیوے **رجوع بمدعا** جبکہ پایہ ثبوت کو پہونچا کہ سواے عارف باللہ اور اصحاب صحو و سکر کہ جنسے غلبہ ارادت و عقیدت اور جذبہ عشق و محبت مین بے اختیار ایسے کلام صادر ہوتے ہون اوروں نکو ایسی شعر گوئی کی اجازت نہین برخلاف شعراے ظاہری کے کہ اونکو ناجائز و ممنوع لہذا اگر بعض یہ

اعتراض کرین کہ جب تک ہم کذب اور ایسے بیان نہ لکھینگے تب تک فصاحت و بلاغت
اور لطف شعر اور حظ طبع حاصل نہوگا چنانچہ اونکے قول کی تائید خواجہ نظامی نے
بھی کی ہے شعر در شعر مپیچ و در فن او ÷ چون اکذب اوست احسن او ÷ پسنو مارو
صریح قول خواجہ سے ممانعت شعر ترشح ہوتی ہے کیونکہ خواجہ نے خود فرمایا کہ شعر مین
ست پھنسو اور نہ فن شعر مین کیونکہ نہایت دروغ اوسکا نہایت بہتر معلوم ہوتا ہے
پس اے مخاطب اگر تو شعر مین پھنسا تو ضرور کذب مین پھنسیگا اور پھنسنے والا
کذب کا داخل ہوگا بہ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ اور وعلے بد رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ مین اور سواے اسکے صاحبو ہمکو تمکو
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ سے غرض ہے اوس روز معرکہ حشر مین کوئی مداح
اور ثناخوان شفاعت نکریگا اور کچھہ فصاحت و بلاغت ہمارے تمھارے کام
نہ آویگی بلکہ باعث وبال و نکال ہوگی فصاحت و بلاغت وہی بہتر ہے جو اَطِيْعُوا
اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ مین صرف ہو فصیح و بلیغ وہ جو عندلیب چمن طراز فصاحت
اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ کے نزدیک فصیح و بلیغ ٹھہرے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا
اتباع سنة محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جواہر دوم بانواع
کیفیت و کمیت شعرا و شعر محمود و حسن فرمایا خدا تعالے نے آخر
رکوع سورۂ شعرا مین بعد آیۂ کریمہ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ کے آیہ
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ

ما ظلموا و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یعنے مگر جو لوگ یقین لائے
اور کین نیکیان اور یاد کی اللہ کی بہت اور بدلا لیا اس پیچھے کہ اون پر ظلم ہوا اور اب
معلوم کرینگے ظلم کرنیوالے کس کروٹ اولٹے ہین کما فی تفسیر مولانا عبد القادر دہلوی
موضح القرآن مین ہے مگر جو کوئی شعر مین اللہ کی یاد کہے یا کفر کی مذمت یا گناہ کی برائی
یا کافر اسلام کی ہجو کرین تو یہ اوسکا جواب دے ایسے شعر مین عیب نہین تفسیر احمدی مین
ہے کہ جب شعرا کا بیان ہوا کہ یہ اوصاف بد رکھتے ہین اور آیت والشعراء یتبعہم
الغاوون نازل ہوئی تب عبد اللہ ابن رواحہ وحسان ابن ثابت رضی اللہ عنہما
کہ صحابہ کرام سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با برکت مین حاضر
ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ مشرکونکی ہجو مین شعر کہا کرتے ہین ایسا نہو
کہ ہم بھی اس وعید مین شامل اور ان اوصاف ذمیمہ سے موصوف ہوجاوین اوسوقت
یہ آیت الا الذین امنوا نازل ہوئی اس سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا گناہ ہے مگر جو
شعر کہ حمد ونعت یا مشرکونکی جواب یا ہجو مین ہو تو درست ہے اور تفسیر اکلیل مین ہے
کہ ان آیات سے معلوم ہوا کہ شعر کہنا اور مدح یا ہجو مین بہت مبالغہ کرنا برا ہے اور زہد و
آداب و مکارم اخلاق مین شعر کہنا روا ہے اور تفسیر حسینی مین تفسیر کواشی سے منقول ہے
کہ بعد نزول آیہ والشعراء کے حسان اور ابن رواحہ اور جماعت شعرائے صحابہ نے
جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر عرض کی کہ خدا تعالی جانتا ہے
کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے التماس کیا کہ ہم ڈرتے ہین کہ کہین ہم اس حال مین نہ مرجاوین

تو روز آخرت کو پکڑے جاوین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے
تلوار اور زبان اپنی سے اور جو شعر کہ تم شان کفار مین کہتے ہو اونپر سخت تر ہے تیغ و نیزہ سے
اور یہ آیت نازل ہوئی کہ شاعر پیروان سفیہان بوادی ضلالت مین پریشان ہین
مگر جو کوئی کہ ایمان لایا اور جسنے کہ کار نیک کیا یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
و نعت کی اور ہجو و مذمت کفار مین مشغول ہوا اور خدا کا ذکر اپنے شعرونمین بہت کیا یعنے
اکثر اشعار مین شاعران مومنین کے اسلام کی تمہید اور خدا تعالی کی توحید اور تحریص پر
اطاعت اور تنبیہ از غفلات کے مضمون تھے اور بدلا لیا مشرکون سے بعد اوسکے کہ ظلم ہوا اونپر
ہجو سے یعنے ہجو انکی اونپر رد کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا
اُہْجُ الْمُشْرِکِیْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ مَعَکَ اور حضرت حقائق پناہی عبد الرحمن جامی قدس
سرہ نے فرمایا ہے کہ ہر چند خدا تعالی نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ
مین شعرا کو کہ غواص دریاے سخن ہین جمع کیا اور کمند لام استغراق کی اونکی گردنونمین
ڈالکر کبھی غرقاب بحر و غابت غوایت مین ڈالتا ہے اور کبھی تشنہ لب وادی حیرت و
ضلالت مین سرگردان کرتا ہے لیکن بہت اونمین سے بسبب صلاح عمل اور صدق
ایمان کے زورق امان اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مین بیٹھکر بواسطہ
بادبان وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا کے ساحل خلاص اور ناحیہ نجات کو پہونچے
ہین اور کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے شعر شاعرانی را کہ غاوی خواند در قرآن خدا ٭
ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثناے شان ٭ محی السنۃ نے شرح السنۃ مین

کعب بن مالک سے کہ شعرائے اسلام وصحابہ کرام سے ہین روایت کی ہے کہ کعب نے
خدمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عرض کی کہ اے رسول خدا اللہ تعالی نے حق شعر
مین طعن و مذمت نازل کی پس آپ مجھکو کیا ارشاد فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ یعنے ہر آئینہ مومن جہاد کرتا ہے
تلوار اپنی ور زبان اپنی سے یعنے شعرا کہ ہجو کفار اور تائید اسلام کی کرتے ہین حکم جہاد کا
رکھتا ہے کہ شمشیر زبان سے کرتے ہین ایسے شعر کہنا مذموم نہیں اور قائل اوسکا
داخل شعرائے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مین ہے اور پھر اوسی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ ح
علیہ وسلم نے بیان ہجو کفار کا حکم جہاد مین فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَکَاَنَّمَا
تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ نَضْحَ النَّبْلِ یعنے قسم ہے اوسکی کہ جان محمد کی جسکے ہاتھ مین ہے کہ ہر آئینہ
ایسا ہے کہ مارتے ہو تم کافرونکو ہجو سے جیسا کہ تم تیر پھینکتے ہو جہاد مین سچ ہے شعر
زخم شمشیر جان ستان نکند ٭ انچہ زخم زبان کند بمرد ٭ استیعاب اسماء الرجال عمرو ح
ابن عبد البر مین ہے کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہین اور کیا آپ کی رائے ہے
باب شعر مین یعنے نیک ہے یا بد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ
یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ شرح دونون حدیثون کی محدثین نے یون بیان کی
ہے کہ مشاہیر شعرائے اسلام سے تین ۳ شخص تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ
اور کعب بن مالک کعب کفار کے دلونمین مضامین شجاعت و جرات سے معرکہ
جہاد مین خوف اور رعب ڈالتے تھے اور اپنی جماعت کی جلادت و مردانگی

بیان کرکے اونکو خایف و ہراسان کرتے اور حسان کفار کے نسبو نمین طعن کرتے اور
عبداللہ سرزنش و توبیخ اور طعنہ اونکو کفر و ضلالت پر دیتے تھے پس بدریافت قباحت شعری
کعب نے اپنے حال پر تاسف کرکے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض
ح کی تب فرمایا کہ اِنَّ المؤمن یُجَاهِدُ بِسَیْفِهٖ وَلِسَانِهٖ بخاری و مسلم نے براابن عازب سے
روایت کی ہے کہ کہا ابن عازب نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بنی قریظہ
کے روز حسان ابن ثابت بن منذر بن حرام انصاری مدنی سے کہ گروہ جوانمردان
اسلام اور شجاعان ایام جاہلیت سے تھے اور اونکی عمر ایکسو بیس برس کی تھی اور اس
عمر مین ساٹھ برس جہالت اور ساٹھ برس ایام اسلام مین بسر ہوئی تھی اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ
فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَكَ یعنے ہجو کر کفار مشرکین کی پس ہر آینہ جبرئیل تیرے ساتھ
ہے اور مدد و اعانت کرتا ہے القا اور الہام معانی و مضامین مین اور آنحضرت فرمایا
کرتے تھے حسان سے اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ یعنے جواب دے
ہماری طرف سے کفار کو کہ کفار ہجو کرتے اور بد کہتے ہین مجھکو یا الہی تائید کر اور قوت
ح دے حسان کو ساتھ جبرئیل کے صحیح مسلم مین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کی تھی کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ سنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ فرماتے تھے حسان سے اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ یعنے جبرئیل ہمیشہ مدد اور تقویت کرتا ہے تیری جبتک کہ لڑتا ہے تو طرف
خدا اور رسول سے یعنے اس جہت سے کہ برائی اور اہانت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

جنگ بنی قریظہ ۔۔۔ میں ہوئی

مستلزم برائی اور امانت خدا اور دین اوسکے کی ہے اور فرمایا عائشہ صدیقہ سے کہ سُنا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ھَجَاھُم حَسَّانَ فَشَفٰی وَاسْتَشْفٰی یعنے ہجو کفار کی حسان نے کی پس شفا اور تندرستی دی مسلمانونکو اور اوسنے خود شفا پائی یعنے وہ سوزش و رنج کہ مومنین بے دلمین سُننے کا فرون سے رکھتے تھے بمنزلہ بیماری کے تھی کہ وہ حسان کی ہجو کرنے سے زائل ہوگئی اور اوسنے اس مرض رنج سے تندرستی پائی بخاری نے اپنی صحیح مین اور ترمذی نے شمائل مین بروایت عائشہ صدیقہ کے نقل کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر مسجد مین واسطے حسان کے رکھواتے اور فرماتے تھے اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے خداتعالی مدد اور تقویت کرتا ہے حسان کی ساتھ جبرئیل کے جب تک کہ مخاصمت کرتا ہے یا مفاخرت کرتا ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ منبر پر حسان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکر وصف خاتم النبیین و نعت خیر المرسلین کی کرتے اور جناب جناب رسالت مآب سے کلمات مذمت و توہین کفار اشرار اور اشعار مدافعت و مخاصمت بمقابل منافقین فجار ناہنجار سے کہتے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی تھی کہ ابوہریرہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصف شعر مین فرمایا اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ

ح

ح

یعنے ہر آئینہ سچ بات کہ جسکو کسی شاعر نے کہا وہ بات لبید کی ہے اور وہ شعر یہ ہے
شعر اَلَاکُلُّ شَیْءٍ مَاخَلَا اللّٰہُ بَاطِلُ * یعنے خبردار جان لو کہ سب چیزین سواے
خدا کے باطل ہین اور بعض روایات ترمذی مین سواے اسکے اور یہ تین مصرع واقع ہین
نظم وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَامَحَالَۃَ زَائِلُ * یعنے اور سب نعمتین دنیا کی البتہ زائل ہونیوالی ہین *
سِوَی جَنَّۃِ الْفِرْدَوْسِ اِنَّ نَعِیْمَھَا * یعنے مگر بہشت کہ بیشک نعمت بہشت کی *
سَیَبْقٰی وَاِنَّ الْمَوْتَ لَابُدَّ نَازِلُ * یعنے باقی ہے اور بیشک موت آدمی پر ضرور
نازل ہونیوالی ہے اور یہ موافق کلام مجید کے ہے آیہ کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ
ح آیہ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ترمذی نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
کہ حضرت عائشہ سے کسی سائل نے آکر پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تمثیلاً
شعر پڑھی تھے فرمایا حضرت صدیقہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل مین شعر
ابن رواحہ کو گاہے گاہے پڑھتے تھے اور کبھی اس مصرعہ موزون کو فرماتے
ح مصرع وَیَاْتِیْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدٖ ترمذی نے انس سے روایت کی کہ
کہا انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مین واسطے اداے قضاے عمرہ کے
تشریف لائے اوسوقت ابن رواحہ سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ
شعر پڑھتے ہوے چلے جاتے تھے شعر خَلُّوْا بَنِیْ الْکُفَّارِ عَنْ سَبِیْلِہٖ *
اَلْیَوْمَ نَضْرِبُکُمْ عَلٰی تَنْزِیْلِہٖ * ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَقِیْلِہٖ * وَیُذْھِلُ
الْخَلِیْلَ عَنْ خَلِیْلِہٖ * ترجمہ کردو نا راہ خالی قوم کفار * کہ یہان تشریف لائے

شاہ ابرار * بامر محکم تنزیل اسدن * کرینگے قتل تم لوگو نکو گن گن * تمھین مارینگے
ایسی ضرب بدتر * کہ اوڑجاوے تمامی کاسۂ سر * پڑیگی تمپر ایسی مار پر مار * کہ اوس
شدت سے بھولے یار کو یار * پس ابن رواحہ سے حضرت عمر نے فرمایا ای ابن رواحہ
آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین تو شعر پڑھ رہا ہے پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ *
یعنے چھوڑ دو اور مت روکو اوسکو اے عمر پس شعر اسکے کفار کو اسوقت زیادہ اثر کرتے ہین
لگنے تیر سے مسلم نے روایت کی ہے کہ کہا شرید نے ردیف تھا مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ایکروز پس فرمایا آنحضرت نے هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ بْنِ اَبِي الصَّلْتِ
شَيْءٌ یعنے کیا یاد ہے تجکو کچھ شعر مین امیہ ابن ابی صلت کی شرید نے عرض کیا ہان
یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت نے هِيهْ یعنے اور پڑھ یہانتک کہ پڑھی مینے شعر امیہ
کی قریب سو بیتو نکے اور ترمذی کی روایت مین اتنی عبارت زیادہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ شیخ نے اشعہ مین فرمایا ہے کہ امیہ
اگرچہ کافر تھا مگر ایمان روز حشر پر رکھتا تھا اور شعر حکمت و موعظت کی کہا کرتا تھا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی شان مین فرمایا اٰمَنَ شِعْرُهٗ وَكَفَرَ
قَلْبُهٗ یعنے ایمان لایا شعر اوسکا اور کفر اختیار کیا اوسکے دل نے اور ایک روایت
مین آیا ہے اٰمَنَ لِسَانُهٗ وَكَفَرَ قَلْبُهٗ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ سننا
شعر کا کہ متضمن علم و حکمت کے ہو سنت ہے اگرچہ بنانے والا اوسکا کافر یا فاسق ہو

ح کے کہا کرتا

ح کذا قال الشیخ اور صحیح مسلم مین ہے کہ کہا عائشہ صدیقہ نے بلاشک فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاعرونکو اُھْجُوا قُرَیْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَیْهِمْ مِنْ رَشْقِ النَّبْلِ
یعنے ہجو کرو تم کفار قریش کی پہر آئینہ ہجو نہایت سخت ہے او نپر مارنے تیرون سے
مضمون اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ جناب خاتم النبیین کو ہجو کفار اور اعداے
دین اور ایذا دہی اونکی نہایت مرغوب تھی لہذا یہ جائز و بہتر ہے مگر چاہیے کہ ابتدا
ہجو مین نکرے تا کہ نہوے باعث ہجو مسلمانونکے نہون پس اگر شعر مشعر ہجو و مذمت کفار
ح و شجاعت اہل اسلام کے کہے بلاشک جائز و درست ہے بخاری نے ابی بن کعب سے
روایت کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً
ح یعنے بعضے شعر متضمن علم اور حکمت کے ہوتے ہین ابو داود نے صخر بن عبد اللہ
سے روایت کی کہ کہا اوسکے دادا نے کہ سنا ہینے وصف شعر مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا وَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَاِنَّ مِنَ
الشِّعْرِ حِكَمًا یعنے ہر آئینہ بعضے بیان سحر ہین کہ جلد دلونمین تاثیر کر جاتے ہین اور
بلاشک بعض علم جہل ہے اور البتہ بعضے شعر سراسر حکمت ہین شیخ فرماتے ہین کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون لوگونکے جواب مین جو گمان کرتے ہین
کہ بیان مطلق محمود ہے اور شعر بہمہ حال مذموم یہ فرمایا کہ ایسا نہین ہے بلکہ بعضے
بیان بھی مذموم ہین مانند سحر کے اور بعضے شعر محمود ہین مانند حکمت اور موعظت کے
اور کلام بعض فقہا و علما سے ثبوت کو پہونچا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی

شعر گاہے گاہے لب مبارک پر بطریق تصنیف سکے لائے ہین چنانچہ محقق دمیاطی
نے بعض مشائخ اور امام احمد حنبل سے باب تر شنوا نے ناخن مین یہ شعر حضرت
علی سے منسوب کی ہے شعر قَلِّمْ اَظْفَارَكَ بِالسُّنَّةِ وَالْأَدَبِ * يَمِينُهَا
خَوَابِسُ يَسَارُهَا اَوْخَسَبٍ * اور بعض علما اس شعر کو شعر جَمِيعُ الْعِلْمِ فِي الْقُرْآنِ
لٰكِنْ * تَقَاصَرُ عَنْهُ اِفْهَامُ الرِّجَالِ * اور مولانا سے جامی نے فرمایا ہے
کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کا ایک بیت القصیدہ اور ایک دیوان تصنیف کیا ہوا منظوم
مشہور ہے امام محی السنہ نے معالم التنزیل مین اور ابن اسیر نے کامل التواریخ مین
اور صاحب زین القصص اور روضۃ الاحباب اور دولت شاہی نے یعرب بن قحطان کو
موجد شعر لکھا ہے اور روضۃ الصفا مین آیا ہے کہ پہلے آدم علیہ السلام نے شعر
کہی ہے اور امام محی السنہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور روضۃ الصفا مین
بھی آیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے مرثیہ ہابیل وقابیل مین یہ شعرین کہی ہین
شعر تَغَيَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَيْهَا * وَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِيحٌ * یہ شعرین
امام عبد الرحمن ہمدانی نے کتاب السبعیات فی مواعیظ البریات مین بھی روایت کی
ہے جسکا ترجمہ رسالہ فیض احمد مترجمہ فقیر مولف ہے اور علامہ سعد الدین تفتازانی سے
منقول ہے کہ امام ہمام ابو محمد حسن رضی اللہ عنہ ایکبار واسطے عیادت امیر معاویہ رضی اللہ
کے تشریف لائے امیر موصوف تعظیم کو اوٹھے اور یہ شعر پڑھی شعر وَتَجَلُّدِيْ
لِلشَّامِتِيْنَ اُرِيْهِمُ * اَنِّيْ لِرَيْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ * یعنے مین جلدی اپنی سے

بدخواہان اپنے کو دکھلاتا ہون نہین کہ مین مکرزمانہ سے زبون نہین ہوتا ہون امام صاحب
نے اوسکے جواب مین یہ شعر پڑھی شعر اِذَا المَنِیَّۃُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَھَا ٭ اَلْفَیْتَ کُلَّ
تَمِیْمَۃٍ لَمْ یَنْفَعٖ یعنے جسوقت چھپایا موت نے اپنا چنگل جانتے ہو کہ کوئی تعویذ فائدہ
نہین کرتا ہے اور نفحۃ الیمن فیما یزول بذکرہ الشجن مین شیخ احمد ابن محمد الانصاری الیمنی
الشروانی نے اشعار مصنفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ودیگر اولیاے کرام کے لکھے
ہین فقیر مؤلف نے چند اشعار بزرگواران علیہم الرحمۃ والرضوان کے جداگانہ جمع کیے
ہین اور صاحب تذکرہ مرآۃ الخیال نے لکھا ہے کہ صاحب کشاف نے روایت کی ح
ہے کہ ح وَکَانَ الشِّعْرُ اَحَبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنْ کَثِیْرِ الْکَلَامِ ٭
یعنے شعر پسند ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کلام سے اور صاحب تذکرہ
مذکور لکھتا ہے کہ جو حدیثین باب شعر مین منقول ہوئی ہین وہ یہ ہین کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی کَنْزٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مَفَاتِیْحُہٗ اَلْسِنَۃُ الشُّعَرَاءِ
یعنے تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ایک گنج عرش کے نیچے کنجی اوسکی
شاعرونکی زبان ہے روی ہذا الحدیث مولانا عبدالرحمن الجامی فی خطبۃ دیوانہ
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عَلِّمُوْا صِبْیَانَکُمُ الشِّعْرَ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ
الشَّجَاعَۃَ یعنے سکھلاؤ تم لڑکونکو شعر کیونکہ وہ مورث ہے شجاعت کا اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلشُّعَرَاءُ تَلَامِیْذُ الرَّحْمٰنِ یعنے شاعر شاگرد خدا کے ہین
بسبب الہام والقاے معانی تازہ وشائستہ کے تنبیہ ان احادیث مندرجہ تذکرہ

ح

کی صحت میں محدثین کو کلام ہے بلکہ ابن جوزی نے حکم بعض کے موضوع ہونیکا
کیا ہے بخاری اور مسلم اور ترمذی نے روایت کی ہے کہ کہا جندب ابن
سفیان بجلی نے کہ کسی معرکہ میں انگشت مبارک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی مجروح و خون آلودہ ہوئی پس آنحضرت نے اونگلی سے خطاب کرکے بطریق
شعر کے فرمایا نظم هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ ۞ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ ۞
ترجمہ وہ اونگلی تو ہے جس سے خون نکلا ۞ یہ راہ حق میں ہے تو نے جو دیکھا ۞
شیخ نے فرمایا کہ اس حدیث سے ایک اشکال واقع ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ شعر ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شعر گوئی سے پاک ہیں اور صدور شعر کا رسول کریم سے
متصور نہیں لہذا جواب اوسکا یہ ہے کہ شعر میں یہ شرط ہے کہ قائل نے بقصد موزونیت
اوسکو کہا ہو اور جو بلا قصد ہو وہ شعر نہیں ہے پس ظاہر ہے کہ صدور اس قول کا
آنحضرت سے بدون قصد موزونیت کے ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ یہ بیت
ابن رواحہ کی ہے کہ غزوہ موتہ میں اوسنے پڑھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بطریق تمثیل و شعر خوانی کے پڑھی نہ بطریق انشا و تصنیف کے کذا ذکرہ السیوطی
پھر شیخ نے فرمایا کہ یہ بھی بر ان تقدیر صحیح ہے کہ پڑھنا شعر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو اگرچہ شعر غیر کی ہو درست ہو کیونکہ بعض نے کہا کہ آنا شعر کا زبان شریف پر
درست نہ تھا اگرچہ شعر غیر کی ہو مگر اس باب میں محل نظر ہے جیسا کہ پڑھنا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا شعر لبید وغیرہ کا ظاہر ہے اور بعض کہتے ہیں کہ دونو مصرعے

باب رجز سے ہین اور داخل شعر نہین اور طیبی نے کہا جو کوئی بطریق ندرت کے کبھی
ناگاہ شعر کہے اوسکو شاعر نہ کہینگے اور مراد قول حق سبحانہ تعالی کی وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
سے یہ ہے کہ وہ شاعر نہین ہے اور یہ سخن منظور فیہ ہے کیونکہ مراد قول حق تعالے
وَمَا يَنْبَغِي لَهُ سے یہ رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شعر صادر نہین ہوتا
اور قطعاً آپ نہین فرماتے انتہی اور بعض حضرات کہ تفسیر آیات ربانی سے غافل محض
ہین تردید و عدم جواز شعر مین آیہ کریمہ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ سند مین
لاکر اسطرح کہتے ہین کہ اگر شعر جائز ہوتی تو ضرور اوس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
خدا تعالی محظوظ کرتا اور وَمَا يَنْبَغِي لَهُ نہ فرماتا پس معلوم ہوا کہ شعر کہنا غیر جائز ورنہ
ہرگز اللہ تعالی اسطرح بتاکید شدید و قدغن مزید نسبت خاتم المرسلین کے نہ فرماتا
بندۂ مسکین عفی عنہ تفسیر و معانی اس آیہ کریمہ کے تفسیر کبیر و مواہب علیہ سے لکھتا ہے
کہ سبب نزول اس کریمہ کا یہ ہے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمدؐ شاعر ہین اور اپنی رائے سے
آیات بناکر لاتے اور اوسکو کلام الہی قرار دیتے ہین لہذا بنا بر تردید اقوال اون سفہا کے
اسطرح پر حق تعالی نے تیئسوین ۲۳ سیپارہ مین سورہ یسین کے آخر رکوع مین
آیۃ
فرمایا وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْبَغِي لَهُ یعنے اور نہ سکھلایا ہمنے محمدؐ کو شعر اور نہ
لائق تھا اوسکو شعر کہنا کیونکہ اگر شعر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف فرماتے
تو قوم مکہ کے دلو نمین شبہ پڑتا کہ قدرت و طاقت اونکو نظم قرآنی و فصاحت
فرقانی پر قوت فطانتی سے ہے کہ شاعری مین وہ رکھتے ہین پس حق سبحانہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر نہ سکھلایا اور نہ اجازت دی تاکہ وہ شبہ قوم کا
صادق نہ ہونے پاوے اور اگر اللہ تعالی آپکو شعر گوئی سکھلاتا تو البتہ شبہ کامل دلمین
قوم کے خطور کرتا اور جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بیت بطریق تمثیل فرماتے
تو زبان مبارک پر اس نمط جاری ہوتی کہ جانب وزن سے منحرف ہو جیسا کہ ایکمرتبہ
آپنے فرمایا کہ کَفَی الاِسلَامُ وَالشَّیبُ لِلمَرءِ نَاھِیاً حضرت صدیق نے عرض
لیا یا رسول اللہ شاعر نے کہا ہے کہ مصرعہ کَفَی الشَّیبُ وَالاِسلَامُ لِلمَرءِ نَاھِیاً
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طریق اول پر پھر پڑھا تب صدیق اکبر نے فرمایا
اَشھَدُ اَنَّکَ رَسُولُ اللّٰہِ وَمَا عَلَّمَکَ الشِّعرَ وَمَا یَنبَغِی لَکَ اور جسقدر کلمات کہ آنحضرت
سے موزون وارد ہوئے مانند اسکے شعر اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِب ۞ اَنَا ابنُ عَبدِالمُطَّلِب
بے تکلف اور بلا قصد تھا شمائل ترمذی مین براء ابن عازب سے روایت ہے کہ کہا
براء نے کہ ہمسے ایک سائل نے پوچھا کہ کیا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور
لڑائی مین بھاگے تھے براء نے جواب دیا قسم اللہ کی نہ رسول اکرم بھاگے تھے اور
نہ صحابہ مگر کچھ لوگ آگے کے جبکہ ادہر گروہ ہوازن حملہ کرکے تیرونکا مینھہ برسانے لگے
تب وہ لوگ کچھ پریشان ہوگئے تھے اور اوسوقت آنحضرت صلعم سوار بغلہ تھے اور ابوسفیان
ابن حارث ابن عبدالمطلب چچازاد بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی سواری کی
لگام پکڑے ہوئے تھے اور آنحضرت اوسوقت بعین جرات و فرط شجاعت یہ پڑھتے تھے
شعر اَنَا النَّبِیُّ لَاکَذِب ۞ اَنَا ابنُ عَبدِالمُطَّلِب ۞ ترجمہ سنو ایسا نبی مصطفے

ہون ÷ کہ صدق و راستی سے بولتا ہون ÷ بتحقیق بیان کہتا ہون ایسا ÷ کہ عبد المطلب
سے ہے دادا میرا ÷ در یتیم خاتمہ کلام محدث کامل فقیہ عدیم المثل ابو الحسن علی دارقطنی
نے بسند مرفوع حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور امام شافعی نے ح
عروہ ابن زبیر تابعی سے بطریق ارسال روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے
کہ ذکر ہوا پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شعر کا اور لوگون نے پوچھا کہ شعر کہنا
نیک ہے یا بد فرمایا آپ نے صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِیْحُهُ قَبِیْحٌ
یعنے شعر کلام ہے نیک اوسکا نیک ہے اور برا اوسکا بد یعنے جو کچھ زیادتی ہے
شعر مین وہ وزن اور قافیہ ہے اور یہ باعث حرمت اور کراہت کا نہین ہے مدار معنی
و مضمون پر ہے اگر نیک ہے نیک اور بد ہے بد اور یہ کلام فاصل ہے کہ رفع
اختلاف اقوال مختلفہ کا کرتا ہے کذا قال الشیخ مالابد منہ مین مرقوم ہے کہ شعر کلام
ہے موزون حسن اوسکا حسن ہے اور قبیح اوسکا قبیح لیکن زیادہ ضائع کرنا اوقات کا
اوسمین مکروہ ہے فتاوی سراجیہ مین مسطور ہے کہ پڑھنا شعر ونکا جسمین فسق
و امرد وغیرہ کا ذکر نہووے مکروہ نہین عینی شرح کنز مین لکھا ہے کہ اگر مضمون
شعر کا حمد خدا یا نعت رسول اللہ یا تحریص بر ذکر خیر اور عبادات یا مسئلہ دینیات پر
مشتمل ہو پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون ثواب ہے اور اگر مشتمل ہو امر مباح پر
تو مباح ہے اور اگر متضمن ہو امور ممنوعہ پر مثل بیان سراپا اور خال و خط کسی امرد
یا عورت حسین سے کے جو اوس شہر مین زندہ موجود ہو یا ہجو مسلمان غیر ظالم کی

پس بنانا اور پڑھنا اوسکا دونون حرام اور اگر اوسمین ذکر شخص غیر معین موجود یا معین میت کا ہو تو مضائقہ نہ رکھے کیونکہ اس حالت مین کہ میت معین ہو وجہ فساد کی متصوّر نہین ہے فتاوی عالمگیریہ فی الفروع الحنفیہ کی کتاب الکراہتہ باب الغناء مین مسطور ہے کہ اختلاف ہے تغنی مجرد یعنے راگ بے باجونکے سننے مین فرمایا بعض علمانے حرام مطلق ہے اور سننا اوسکا عمداً معصیت ہے اور اسکو اختیار کیا ہے شیخ الاسلام نے اور اگر بلا عمد ناگاہ سن لیوے تو گناہ نہین ہے اور شعر و غنا مین قوافی و فصاحت سے مستفید ہونا بعض علما کے نزدیک لاباس بہ ہے اور بعض علما کے نزدیک جائز ہے گانا واسطے دفع وحشت کے مگر جب ہووے تنہا اور نہووے براہ لہو کے اور رجوع کیا طرف اوسکے شمس الائمہ سرخسی نے اور اگر شعر مشعر بیان حکمت اور دانائی یا وعظ و نصیحت و عبرت اور تنبیہ یا مشتمل باحکام فہم فقہ کے ہو تو مکروہ نہین کذا فی التبیین اور مضائقہ نہین ہے پڑھنا اوس شعر کا جسمین بیان کلام مباح ہووے اور جب ہووے شعر مین صفت عورت کی پس اگر ہووے عورت معینہ اور زندہ تو مکروہ ہے اور اگر ہووے مردہ تو مکروہ نہین ہے اور اگر ہووے عورت مرسلہ تو بھی مکروہ نہین اور نوازل مین ہے کہ پڑھنا شعر ادیب کا جب ہووے اوسمین ذکر فسق و شراب و امرد کا تو مکروہ ہے اور نسبت امرد کے وہی حکم ہے جو ذکر کیا گیا حق عورت مین کذا فی المحیط فرمایا علمانے کہ شعر مین کراہت یہ ہے کہ انسان اوسمین مشغول رہے اور بسبب اوسکے قرأت قرآن اور ذکر خدا سے

باز رہے مگر جب ایسا نہو تو مضائقہ نہین ہے اور نہ جبکہ ارادہ اور قصد اوسکے سے یہ ہو کہ نظم و شعر سے علم تفسیر و حدیث کی استعانت و مدد کرے کذا فی الظہیریہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی خَتْمِہٖ رَزَقَنَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنَ الْخِصَالِ مَا یَرْضَاہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَکَۃُ وَالرَّحْمَۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ اَنْبِیَائِہٖ وَمُبَلِّغِ نَبَائِہٖ وَعَلٰی مِشْکٰوۃِ اُسْرَتِہٖ وَمَصَابِیْحِ عِتْرَتِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَمُتَّبِعِ سُنَّتِہٖ بِعَوْنِہٖ تَعَالٰی وَشَانُہٗ یَامُحْیِ الْعِظَامِ الرَّمِیْمِ وَیَاوَاقِیَ الْحَمِیْمِ اَعِذْنِیْ مِنْ نَزَغَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَنَزَوَاتِ السَّلَاطِیْنِ وَغِیَلِ اللَّعْنَاتِیْنَ وَحِیَلِ الْمُحْتَالِیْنَ وَاَعْنَاتِ الْمُتَعَنِّتِیْنَ وَعُدْوَانِ الْمُتَعَدِّیْنَ وَاحْفَظْنِیْ مِنْ صُعُوْبَاتِ السَّفَرِ وَاحْرِسْنِیْ مِنْ تَنْسِیْفَاتِ السَّقَرِ اَللّٰھُمَّ اَفُوْزُ فِیْ وَطْنِیْ وَحَظِّنِیْ فِیْ تُرْبَتِیْ وَالْعِمْنِیْ مِنْ نَعَائِمِ الْعِلِّیِّیْنَ وَاحْشُرْنِیْ مِنْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِحُرْسِکَ وَاخْصُصْنِیْ بِاَمْنِکَ وَتَوَلَّنِیْ بِخَیْرِکَ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی غَیْرِکَ اَنْتَ مُجِیْبُ دَعْوَۃِ الدَّاعِیْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ مُصَنِّفَہٗ وَقَارِیَہٗ وَکَاتِبَہٗ وَسَامِعَہٗ وَاغْفِرْ وَالِدَیْھِمْ وَاَحِبَّائِھِمْ وَمَشَائِخِھِمْ وَجِیْرَانِھِمْ وَجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعَوَاتِ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبع وقاد شہریار شہرستان فصاحت نسیم ضمیران
سید نعمت علی المتخلص بہ جوشش جہیراموی سلمہ اللہ تعالی

مظہر معجزہ منظور جناب عزت
تا نظم و ناثر بی مثل و بلیغ و یکتا

بیلاغت بفصاحت بمتانت بی مثل
کرد تصنیف کتابی بصفات شعرا

کرد آن نسخہ را از عقد جواہر موسوم
جوہری سخنش نام نہاد ست بجا

زانکہ ہر لفظ و معانیش سراپا نور است
گوئیا عقد ثریا شدہ ہم سلک ذکا

جوشش را ہاتف غیب از رہ اعجاز بگفت
مظہر معجزہ تاریخ بدان ای دانا

خاتمۃ الطبع

بعد حمد حق جل و علا و نعت حضرت محمد مصطفے کی کفش بردار اہل سخن نقش
استادان زمن امیدوار رحمۃ رب قوی محمد اشرف علی لکھنوی عاشقان
سناتا ہی نقاب خفا شاہد بیان سے اوٹھاتا ہی کہ اس خجستہ زمان فرخندہ اعیان میں
کتاب لاجواب منتخب الانتخاب پسندیدۂ انام مؤید الشعرا نام کہ تحسین جواز و عدم جواز
شاعری کا بیان ہی مدلل بسند حدیث و قرآن ہی مصنفہ سر دفتر شعرای عصر سر شناس فصحا
مہر سپہر سخنوری گوہر بحر معنی پروری شاعر جلیل ناثر عدیل جامع علوم معقول و منقول
فروع و اصول مقبول بارگاہ صمد جناب مولوی سید منظور احمد عم فیضہ مطبع فضائل
ذی اقتدار مہر عالی تبار منشی نولکشور مالک اودھ اخبار واقع لکھنؤ ماہ
بکمال زیب و زینت حلیۂ طبع سے آراستہ ہوکر منصۂ ظہور پر جلوہ گر ہو

فہرست رسالۂ کامل الہدایہ مؤید الشعرا وملقب بہ عقد الجواہر المکنون لغق الکلام الموزون